ڈاکٹر تقی عابدی کی شاہکار تصنیف "تجزیہ یادگار انیس" پر ماہر انیسیات اور علمائے ادب کے بیانات کے اقتباسات

ڈاکٹر نیر مسعود (لکھنؤ)

انیس پر کام بہت ہوا ہے یعنی اقبال اور غالب کے بعد سب سے زیادہ اور حقیقت یہ ہے کہ غزل سے الگ اردو کی کسی صنف کے بعد کوئی اہم کام نہیں ہوا۔ ڈاکٹر عابدی نے غیر معمولی اور محنت اور سلیقے سے کام کیا ہے۔ شاہکار انیس کے تجزیے میں مرثیہ کے بندوں کی کیفیت صنائع و بدائع کی تفصیل اور دوسرے پہلو لازم۔ ڈاکٹر کی کتاب کو انیس شناسی کا بہت اہم ذریعہ بنایا ہے اور نہایت اہم ماخذ بھی۔ اس کتاب سے انیس کی زبان اور استعمال الفاظ پر کام کرنے والوں کو بھی غیر معمولی مدد ملے گی۔ آپ کی اس کتاب کی سب سے زیادہ داد تو خود مرحوم دیتے۔ ان کی زیارت میں آپ کو میں دادو دعا ہوں حالانکہ یہ نسبت ناک رہا ہم پاک۔ آپ کے مضامین وغیرہ پڑھتا رہتا ہوں اور ان سے بے حد متاثر ہوں لیکن تجزیہ شاہکار انیس آپ کا کارنامہ ہے۔ خدا سے دعا ہے کہ آپ ایسے اور بھی کارنامے انجام دیں۔

ڈاکٹر اکبر حیدری

مجھے اس بات پر فخر حاصل ہو رہا ہے کہ میں نے شورش زدہ وادی کشمیر میں ڈاکٹر تقی عابدی کی کتاب کے مسودے "تجزیہ یادگار مرثیہ کہ جب قطع کی مسافت شب آفتاب کو" متعدد بار پڑھا۔ اس کے بعد پانچ مرتبہ اس کی پروف ریڈنگ کا شرف بھی حاصل رہا۔ کتاب پڑھ کر میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ ایک پیشہ ور معالج (ڈاکٹر) کو یہ فرصت کہاں سے میسر ہوتی ہے کہ وہ ایسی بھاری بھرکم اور ضخیم ترین کتاب لکھ سکے۔ میں خود رثائی ادب کا ایک کم سواد طالب علم ہوں جس نے اردو لٹریچر میں ستر سے زائد کتابیں تصنیف کیں۔ میں یہ بات بلا خوف تردید پورے مطالعہ، ذمہ داری کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آج تک ایسی معتبر، مستند اور معلومات افزا کتاب میری نظر سے نہیں گزری۔ ڈاکٹر صاحب کا یہ صحیفہ ادب چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ آخری تین باب نہایت اہم ہیں جو نہایت دیدہ ریزی اور محنت شاقہ سے مرتب کیے گئے۔ تیسرا باب "تجزیہ کامل" ثانی کتاب ہے اس میں ڈاکٹر صاحب نے ہر بند کے ساتھ اس کے سمجھنے میں تجزیہ کیا اور شعری محاسن دکھائے جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر عابدی نے انیس کو حیات جاودانی سے ہمکنار کیا۔ میں ڈاکٹر صاحب کو اس عظیم کارنامے کی ترتیب و اشاعت پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں اور انہیں سلام عقیدت پیش کرتا ہوں کہ موصوف نے ایسا شاندار اور بے مثال کام کیا جو آج تک کسی سے نہ ہو سکا۔ اگر اردو لٹریچر اور رثائی ادب کی تاریخ لکھی گئی تو ڈاکٹر صاحب کا نام ممتاز ماہرین انیسیات میں سرفہرست ہوگا

سید عاشور کاظمی (لندن)

فی زمانہ تحقیق و تنقید کا ایک انداز یہ ہے کہ اہل الرائے نقد و نظر کی آراء تلاش کی جائیں انہیں ایک جگہ نقل کر کے فریضہ تحقیق ادا کیا جائے۔ دوسرا انداز یہ ہے کہ تحقیق و جستجو سے حاصل کردہ آراء سامنے رکھ کر کثرت آراء سے اتفاق کر کے اپنی رائے جلی حروف میں لکھ کر خود کو صاحب الرائے محقق ثابت کیا جائے لیکن بیسویں صدی میں ایک فرہاد صفت محقق ڈاکٹر تقی عابدی نے میر انیس کے صرف ایک مرثیے میں 2166 محاسن اور صنعتوں کی نشاندہی کر کے عاقلانہ تنقید کے نئے راستے متعین کر دیے ہیں۔ مرحبا ڈاکٹر تقی عابدی آپ کی اس تحقیق کے بعد اکیسویں صدی میں میر انیس پر جو کام ہوگا وہ روایتی تنقید کی بجائے معروضی کام ہوگا۔

(میر انیس کے دو سو سالہ عالمی کانفرنس جو غالب اکیڈمی کے تحت لندن میں منائی گئی)

ڈاکٹر بلال نقوی (کراچی)

میں یہ بات فخر کے ساتھ پاکستان میں کہہ سکتا ہوں کہ میں نے ٹورنٹو کینیڈا میں دو عجائب دیکھے۔ ایک نیاگرا آبشار اور دوسرے ڈاکٹر تقی عابدی کی شاہکار تصنیف تجزیہ یادگار انیس۔ میں نیاگرا آبشار تو اپنے ساتھ نہیں لا سکتا تھا لیکن تجزیہ میر انیس ضرور اپنے ساتھ لایا ہوں

تاریخ کامل انیس (باقر زیدی)

یہ فکر نظم درو لعل یادگار انیس 2002ء
خصوص رنگ تقی عابدی نگار انیس 2002ء
وہ اک عطائے سخن ہے تو یہ ہے داد سخن 2002ء
یہ آرزوئے تقی ہے وہ شاہکار انیس
1427ھجری

"تجزیہ یادگار انیس"

مرحبا تجزیہ نگار انیس اے تقی اے نثار انیس
جمع ہیں واقف وقار انیس مونس گلشن بہار انیس
افتخار قلم ہے کار انیس فخر اردو ہے شاہکار انیس
صاحب تجزیہ جزاک اللہ تو گفتار راہوار انیس
مکمل کیا ادراک و دانش ودھ گیا اور افتخار انیس
حشر تک ہے جو وہ خدائے سخن حشر تک ودھ گیا حصار انیس
ہے سخن پروہ افتخار اس کا اہل اردو ہیں ذی یار انیس
ایک اک لفظ منتخب مرغوب ایک اک بیت افتخار انیس
جان جاں اسلئے ہے بانی سخن سلسلہ ہے الاں زار انیس
ہے جنہیں کچھ پرکھ وہ جانتے ہیں ہے سخن کی بہار عیار انیس
ہر زمین سخن قلمرو میں کوئی دیکھے تو اقتدار انیس
لکھنؤ کا مزہ ہو جنت میں ملے قسمت سے گر جوار انیس
بات حالی کی کہتی گئی ہے دار اردو ہوا دیار انیس
پھول احساس کے چڑھاتے ہیں اہل انصاف عرفزار انیس
وجہ آب حیات ذوق کا ذکر کم نہیں ہیں گنہگار انیس
ایک شبلی ہی کا موازنہ ہے جو ہوا وجہ افتخار انیس
کیسی خاموش گزری پچھلی صدی اور کیا ہو سکا ہے کار انیس
ساعتیں آئیں گی سپاس گزار ابھی دنیا ہے قرضدار انیس
حق بہ حقدار کے جو داعی ہیں ان کو ہونا ہے پاسدار انیس
اس کی قسمت بلندیوں کی نوید جس نے اپنا لیا شعار انیس
نکلے چکبست و حالی و اقبال خوب پھیلے ہیں برگ و بار انیس
مرثیے نے دیا خراج اسے مرثیہ گو ہیں ورثہ دار انیس
اب بھی اس کا وظیفہ جاری ہے ہم بھی ہیں اک وظیفہ خوار انیس
تجزیہ مرثیہ کا ہے باقر زیب ناموس راہوار انیس
مرحبا تجزیہ نگار انیس اے تقی اے نثار انیس